ANNUAL REPORT & FINANCIAL STATEMENTS

for the year
2021-2022

سالانہ و مالیاتی رپورٹ

برائے سال
2021-2022

PAKISTAN SOAP MANUFACTURERS ASSOCIATION

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

PRESENTED BY
SHAHZAD MUSHTAQ PARACHA
CHAIRMAN

سالانہ رپورٹ

2021-2022

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

پیش کردہ:

چیئرمین: شہزاد مشتاق پراچہ

ملک کی اقتصادی صورتحال کے بارے میں قومی اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کی تجزیاتی رپورٹیں کچھ زیادہ خوش آئند نہیں ہیں۔ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی ناقدری اور گرتی ہوئی فی کس آمدنی جیسے عوامل ان رپورٹوں کی تصدیق بھی کررہے ہیں۔ عوام پر مہنگائی کا بڑھتا ہوا بوجھ اور معیشت کے دیگر مسائل کے باعث عام آدمی کی قوت خرید گھٹ رہی ہے اور روزگار کے مواقع ضرورت سے کہیں کم ہیں۔ اسٹاک ایکسچینج شدید مندی کا شکار ہے۔ پسماندہ طبقات کے لئے زندگی گزارنا مشکل سے مشکل ہوتا جارہا ہے۔ تجارت اور مختلف النوع کاروبار ملک میں روزگار اور معاش کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں، جن کا مجموعی معاشی صورت حال سے گہرا تعلق ہے۔ مضبوط معیشت کاروباری سرگرمیوں میں وسعت پیدا کرتی ہے اور کاروباری معاملات میں تیزی معاشی استحکام میں مدد دیتی ہے۔ وجوہات جو بھی ہوں مگر بدقسمتی سے ملکی معیشت اس وقت سخت ترین دباؤ میں ہے اور حالات بھی زیادہ سازگار نہیں ایک طرف ملکی و غیر ملکی قرضوں کا بوجھ قوت برداشت سے باہر ہو رہا ہے تو دوسری طرف عوام مہنگائی کے طوفان سے دوچار ہیں۔

یوں تو ملک کے معاشی اور کاروباری حالات سابقہ حکومت میں بھی بہتر نہ تھے لیکن اب موجودہ حکومت میں حالات مزید ابتری کا شکار ہیں اور یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ اگر ایک سال تک بجلی کے نرخ منجمد رہیں اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں بھی نہ بڑھائی جائیں تو مہنگائی کنٹرول کرنا مشکل نہیں۔ درآمدات اور برآمدات میں وسیع فرق ہے، جب تک یہ توازن درست نہیں ہوتا، بجٹ خسارہ برقرار رہے گا۔ امید ہے کہ منصوبہ ساز اس معاملے میں عوام کی توقع پر پورا اتریں گے جس سے ایک جانب انڈسٹری کو ریلیف ملے گا تو دوسری جانب ترقی کی رفتار بھی تیز ہوگی۔

گزشتہ سال کے دوران پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ سوپ انڈسٹری کو درپیش مسائل پر حکومت سے مسلسل رابطہ رہا۔ ممبران کے انفرادی اور اجتماعی مسائل و مشکلات کے بروقت حل کے لئے جدوجہد جاری رہی اور یہ سب کچھ ممبران کے تعاون سے ممکن ہوسکا، جس کے لئے میں ان کا شکر گزار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مستقبل میں بھی یہ اعتماد برقرار رہے گا۔ چند اہم مسائل جن پر پچھلے سال کام ہوا، ان کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سالانہ انتخابات Annual Election

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے سالانہ انتخابات بروز پیر مورخہ 27 ستمبر 2021ء شام پانچ بجے ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کراچی میں منعقد ہوئے۔ ایسوسی ایشن کے تمام ممبران کو الیکشن پروگرام ماہ جولائی کے وسط میں روانہ کردیا گیا تھا۔ بعدازاں اجلاس عام کی روداد اور ممبران کی لسٹ بھی روانہ کی گئی۔ مینجنگ کمیٹی کی صرف 6 نشستیں خالی تھیں۔ نومنیشن کی آخری تاریخ تک صرف 6 ممبران کے نومنیشن پیپرز موصول ہوئے لہذا اس طرح مینجنگ کمیٹی کی 6 خالی نشستوں کے لئے 6 امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ اس کے علاوہ ہماری ایسوسی ایشن نے ٹریڈ آرگنائزیشن رولز 2013 کے مطابق تمام ممبران مینجنگ کمیٹی سے نومنیشن برائے عہدیداران طلب کئے۔ عہدیداران کے نومنیشن موصول ہونے کی آخری تاریخ تک چیئرمین کے عہدے کے لئے ایک نومنیشن، سینئر وائس چیئرمین کے عہدے کے لئے ایک نومنیشن اور وائس چیئرمین کے عہدے کے لئے بھی صرف ایک نومنیشن موصول ہوا۔ لہٰذا ایسوسی ایشن کے تینوں عہدیداران بلا مقابلہ منتخب قرار پائے۔ اس دن کی کارروائی کی تفصیل اجلاس عام کی روداد میں موجود ہے۔ اجلاس عام کے بعد الیکشن کے نتائج تمام حکومتی اداروں اور اخبارات کو روانہ کردیئے گئے۔

سالانہ عشائیہ Annual Dinner

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے چیئرمین سعید احمد نے کراچی کے مقامی ہوٹل میں ایسوسی ایشن کے سالانہ عشائیہ میں شرکت پر مہمان خصوصی وزیراعظم کے مشیر برائے بحری امور جناب محمود مولوی صاحب اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جیسے انڈونیشیا کے قونصل جنرل ڈاکٹر جون کنکورو، ملائیشیا کے ڈپٹی قونصل جنرل جوہری بینال، شکیل اشفاق سابق صدر BQATI ، سلیم دادا صدر آل پاکستان سالوینٹ ایکسٹریکٹرز ایسوسی ایشن (اے پی ایس ای اے) رشید جان محمد چیئرمین PEORA اور میڈیا پرسنل کا شکریہ ادا کیا۔ PSMA کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری ایسوسی ایشن کا قیام 1968 میں ہوا تھا۔ آج اس ایسوسی ایشن کا 54 واں سالانہ عشائیہ ہے۔ ہماری 150 سے زائد ممبر کمپنیاں جن میں ملٹی نیشنل کمپنیاں بھی شامل ہیں جو تقریباً 70 ارب ٹیکس کی ادائیگی کرتی ہیں، ساتھ ہی 7 لاکھ افراد کو ملازمتیں فراہم کرتی ہیں۔ جناب سعید احمد نے اس کے بعد تفصیلات بتائیں کہ کس طرح ایسوسی ایشن نے کسٹم حکام کے ساتھ پام آئل اور اس کی بائی پروڈکٹس کی بین الاقوامی مارکیٹ کی قیمتوں کے مطابق مصنوعات کو ان کے متعلقہ بین الاقوامی جریدوں سے جوڑ کر کسٹم حکام کے ساتھ لابنگ کی۔ جناب سعید احمد نے Covid-19 پر قابو پانے اور بہتر انتظام کرنے پر حکومت کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے صابن کی صنعت کے حقیقی تقاضوں کو سمجھنے کے لیے حکومت کی معاشی سرگرمیوں کو بھی سراہا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مہمان خصوصی صابن اور اس سے منسلک مصنوعات کی بین الاقوامی منڈیوں کو دریافت کرنے کے لیے برآمدات کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ آخر میں جناب چیئرمین سعید احمد نے معزز مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ صابن کی صنعت کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے مہمانوں، PSMA کے نو منتخب عہدیداروں، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے افراد کا بھی شکریہ ادا کیا۔

کنوینز آرگنائزنگ کمیٹی جناب عثمان احمد نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری ایسوسی ایشن کوویڈ کے خلاف جنگ میں معاشی محاذوں میں سب سے آگے اور پیش پیش رہی۔ انہوں نے صابن اور اس سے وابستہ مصنوعات کی برآمد میں درپیش مسائل کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران ایکسپورٹ کی طلب کو پورا کرنے کے لیے کافی پیداواری صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنی مصنوعات کے لیے برآمد کے مواقع تلاش کرنے کے خواہاں اور وسط ایشیا اور افریقہ کے ممالک میں برآمد کے مواقع تلاش کر رہے ہیں تاکہ سالانہ 150 ملین ڈالر کے ابتدائی برآمدی ہدف کو پورا کیا جا سکے۔ اگر حکومت کی جانب سے ہمیں کچھ سہولت فراہم کی جائے جیسے بنیادی سہولیات پر چھوٹ/سبسڈی اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کی طرح DTRE کے اصول میں سہولت۔ اس سلسلے میں TDAP ویبینار/ٹریڈ ایکسپو اور سیمینارز کا اہتمام کر کے اہم کردار ادا کر سکتا ہے اور مختلف ہدف برآمد کرنے والے ممالک کے درآمد کنندگان کے درمیان ملاقاتوں کے مواقع فراہم کر سکتا ہے، تاکہ ہم صابن برآمد کر کے زرمبادلہ کمانے میں خاطر خواہ اضافہ کر سکیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مہمان خصوصی ہمارا معاملہ وزارت خزانہ اور وزارت تجارت کو پیش کریں گے تاکہ ہم پاکستان کے تجارتی اعداد و شمار کو بہتر بنانے اور برآمدات بڑھانے میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔

انڈونیشیا کے معزز قونصل جنرل ڈاکٹر جون کنکورو وہڈینگرات نے اپنی تقریر میں کہا کہ انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان تجارتی حجم گزشتہ چند سالوں میں کافی بڑھ گیا ہے۔ 2020 میں 2.58 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کر گیا جو کہ 2019 کے مقابلے میں 11 فیصد سے زیادہ بڑھ رہا ہے (2.32 بلین امریکی ڈالر)۔ 2021 کی پہلی ششماہی 1.73 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کر گئی، جو پچھلے سال کی اسی مدت (1.07 بلین امریکی ڈالر) کے مقابلے میں 61 فیصد سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے صابن کی صنعت میں مثبت پیش رفت پر PSMA کو مبارکباد دی، بشمول برآمدی قیمت 22.6 ملین امریکی ڈالر (2020) (ایچ ایس کوڈ 3401) تک پہنچ گئی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ صابن کی صنعت انڈونیشیا سے تھوڑی تعداد میں خام مال (سوپ نوڈلز) درآمد کرتی ہے، جو 21.2 فیصد کے لگ بھگ ہے اور اس کی قیمت 2.1 ملین امریکی ڈالر ہے جبکہ 2017ء میں اس کا حجم 10.8 ملین امریکی ڈالر تھا یعنی سوپ نوڈلز کی درآمد میں 33.8 فیصد کمی ہوئی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ انڈونیشیا اور پاکستان کی صابن

صنعتوں کے درمیان تعلقات مثبت طور پر بڑھیں گے، کیونکہ دونوں حکومتیں 2012 میں دستخط شدہ معاشی تعاون اور ترجیحی تجارتی معاہدے (آئی پی پی ٹی اے) کو آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) یا انڈونیشیا/پاکستان تجارت میں بڑھانے پر متفق ہیں۔ سامان کے معاہدے (IP TIGA) میں 2022 میں تکمیل کے ہدف کے ساتھ۔

وزیراعظم کے مشیر برائے بحری امور محمود مولوی نے کہا کہ حکومتی اسٹریٹجک فیصلوں کے نتیجے میں معیشت نے مثبت رجحانات دکھانا شروع کردیے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، پاکستان نے اب کرنٹ اکاؤنٹ خسارے پر قابو پالیا ہے اور ایک توازن واضح طور پر نظر آرہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ برآمدات میں اضافے کے کافی مواقع ہیں۔ حکومت خام مال پر درآمدی ڈیوٹی کو کم کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے تاکہ پیداوار کی لاگت کو کم اور حجم کو بڑھایا جاسکے جس سے برآمدات بڑھنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ کی ایسوسی ایشن کے چند ممبران صابن ایکسپورٹ کرتے ہیں لیکن ان کو صابن برآمد کرنے میں کچھ مشکلات کا سامنا ہے۔ PSMA کے ممبران میرے پاس آسکتے ہیں۔ میں وزارت خزانہ اور وزارت تجارت کے توسط سے آپ کے تمام مسائل کو ختم کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ مہمان خصوصی نے امید ظاہر کی کہ یہ صنعت بہت اہم ہے کیونکہ وہ صابن، ڈٹرجنٹ، سینیٹائزر اور دیگر صحت کی دیکھ بھال کی مصنوعات تیار کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم معاشی صورتحال کو بغور دیکھ رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ بہتر نتائج کے لیے تمام معاملات کو بہتر طریقے سے منظم کیا جائے گا۔

Budget Proposals 2022-2023 بجٹ تجاویز برائے سال

حسب سابق اس سال بھی ریونیو ڈویژن FBR، انجینئرنگ ڈیولپمنٹ بورڈ (EDB)، بورڈ آف انویسٹمنٹ (BOI)، اسمیڈا (SMEDA)، فیڈریشن (FPCCI) اور کراچی چیمبر (KCCI) کی جانب سے خطوط موصول ہوئے۔ ان سبھی اداروں نے ہماری ایسوسی ایشن سے بجٹ تجاویز برائے سال 2022-2023 کے لئے تجاویز طلب کیں۔ ایسوسی ایشن نے تمام ممبران کو بجٹ تجاویز کے لئے سرکلر لیٹر روانہ کئے۔ کچھ روز بعد چند ممبران کی جانب سے تجاویز موصول ہوئیں جن کو ایسوسی ایشن کی بجٹ تجاویز میں شامل کرلیا گیا۔ مکمل کرنے کے بعد بجٹ تجاویز ایک مرتبہ پھر تمام ممبران کو بھیجی گئیں، جسے تمام ممبران نے درست قرار دیا لہذا 15 دسمبر 2021ء کو تمام متعلقہ اداروں کو بجٹ تجاویز برائے سال 2022-2023 روانہ کردی گئیں۔ ہماری ایسوسی ایشن نے جو بجٹ تجاویز بنا کر بھیجیں۔ اس کے نکات کا تذکرہ اختصار سے کیا جاتا ہے۔

بجٹ تجاویز کے ابتدائی پیراگراف میں ایسوسی ایشن کا مختصر تعارف کرایا گیا کہ یہ بہت پرانی ایسوسی ایشن ہے، جس کا قیام 1968ء میں ہوا۔ تقریباً 150 ممبران پر مشتمل اس ایسوسی ایشن میں بہت سی نیشنل اور کچھ ملٹی نیشنل کمپنیاں جیسے یونی لیور، P&G، کولگیٹ پامولیو، ریکٹ اینڈ بینکسر شامل ہیں جو صابن، ڈٹرجنٹ، ہینڈ سینیٹائزر کے علاوہ روزمرہ استعمال کی بہت سی مصنوعات بناتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ Covid-19 کے دوران سوپ انڈسٹری نے عوام الناس کی صحت کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ اس انڈسٹری نے چار سے پانچ لاکھ افراد کو روزگار فراہم کیا ہوا ہے اور تقریباً 50 سے 75 ارب روپے مختلف ٹیکسز کی شکل میں سرکاری خزانے میں جمع کرتے ہیں۔

ہماری ایسوسی ایشن کے کچھ ممبران صابن کی مصنوعات ایکسپورٹ کرتے ہیں تاہم ہماری خواہش ہے کہ سوپ انڈسٹری کو ایکسپورٹ میں نمایاں حیثیت حاصل ہو۔ بجٹ تجاویز میں حکومت سے درخواست کی گئی کہ انڈسٹری کے لئے سیلز ٹیکس 10 فیصد کیا جائے اور انکم ٹیکس کو کم کرکے 3 فیصد پر لایا جائے۔ بجٹ تجاویز کے ساتھ ایک چارٹ Annex-1 بھی منسلک کیا گیا جس میں درج ذیل خام مال کے نام HS Code، موجودہ ڈیوٹی، ڈیوٹی انڈر FTA نیز تجویز کردہ ڈیوٹی کو واضح کیا گیا۔ یوں تو صابن سازی کے خام مال کی فہرست بہت طویل ہے لیکن ہم نے بجٹ تجاویز میں درج ذیل چند اہم اور بنیادی خام مال کا ہی اندراج کیا ہے تاکہ حکومتی اداروں کو ریلیف دینے میں پس وپیش نہ ہو:

ان ایڈ یبل ٹیلو، پام فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ، مکسچر آف فیٹی ایسڈ، پام ایسڈ آئل، پام کرنل فیٹی ایسڈ، آر بی ڈی پام کرنل آئل، آر بی ڈی کوکونٹ آئل، کوکونٹ فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ، کوکونٹ ایسڈ آئل اور پرفیوم (Fragrance)۔

حکومت کی جانب سے 95 کھرب مالیت کا وفاقی بجٹ 2023-2022 مورخہ 11 جون 2022 کو پیش کیا گیا۔ جس کے چند نکات اور اعداد و شمار ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

کل اخراجات کا تخمینہ 95 کھرب 2 ارب روپے، ایف بی آر کے ریونیو کا تخمینہ 7004 ارب روپے، نان ٹیکس ریونیو میں 2000 ارب روپے آمدن کا تخمینہ، ترقیاتی منصوبوں کیلئے 800 ارب روپے مختص، بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کو بہتر بنانے کیلئے 72 ارب روپے کی رقم مختص، شاہراہوں اور بندرگاہوں کیلئے 202 ارب روپے مختص، آئی ٹی برآمدات کو فروغ دینے کیلئے 17 ارب روپے مختص، کرائے سے ہونے والی آمدنی اور جائیداد کی لین دین پر ٹیکس میں اضافہ، ادویات اور سولر پینلز پر ٹیکس چھوٹ، موبائل فونز کی درآمد پر 100 روپے سے 16 ہزار روپے تک لیوی عائد اور 1600 سی سی سے بڑی گاڑیوں پر ایڈوانس ٹیکس بڑھانے کی تجویز دی گئی ہے۔

واضح رہے کہ گزشتہ چند ماہ سے جاری سیاسی کشمکش کے باعث سب سے زیادہ نقصان ملکی معیشت کو ہوا ہے۔ آج سے قبل پاکستان کے زیادہ تر معاشی اعشاریئے بہتری کی جانب گامزن تھے اور مختلف کاروباری سیکٹرز سے اچھی خبریں سننے کو مل رہی تھیں۔

محکمہ شماریات کے اعداد و شمار اس بات کے گواہ ہیں کہ رواں مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں پاکستان کی مجموعی برآمدات کا حجم 23.30 ارب ڈالر رہا جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 22 فیصد زیادہ ہے۔

بجلی کی طویل غیر علانیہ لوڈ شیڈنگ، پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافے اور مہنگائی کی شرح میں تاریخی اضافے کی وجہ سے جہاں عام آدمی پریشان ہے وہیں کاروباری برادری بھی دوبارہ مایوسی کا شکار ہوگئی ہے اور بہت سے صنعتکاروں نے اپنے صنعتی یونٹس کی پیداواری استعداد بڑھانے کے لئے جو سرمایہ کاری کی تھی وہ بھی ڈوبتی نظر آرہی ہے۔

موجودہ حکومت کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر انڈسٹری کا پہیہ رکا تو لاکھوں مزدور بیروزگار ہوجائیں گے جس سے ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

اب اگر حکومت نے انڈسٹری کے لئے بجلی اور گیس کی قیمتوں کو بڑھایا تو اس سے ایکسپورٹ بتدریج کم ہونا شروع ہوجائے گی جس سے ملک کی معاشی حالت مزید کمزور ہوجائے گی اور پاکستان کی خودمختاری بھی آئی ایم ایف اور دیگر عالمی مالیاتی اداروں کی محتاج رہے گی۔ ان حالات میں آئندہ مالی سال کے بجٹ کی تیاری ایک ایسا چیلنج تھا کہ جس سے نبرد آزما ہونے کے لئے حکومت کو تمام اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لینا انتہائی ضروری تھا۔ بجٹ کے حوالے سے اب تک جو خبریں سننے میں آرہی ہیں ان کے مطابق اگلے مالی سال کے وفاقی بجٹ کو گروتھ وریونیو اورینٹڈ بجٹ کے طور پر تیار کیا جارہا ہے بجٹ میں مینوفیکچرنگ سیکٹر کو فروغ دینے کیلئے خام مال پر ڈیوٹی وٹیکسوں میں کمی کی تجاویز ہیں تاہم تجارتی خسارے میں کمی لانے اور درآمدی بل نیچے لانے کیلئے لگژری اشیا کی درآمد پر پابندی اور ڈیوٹی وٹیکسوں کی شرح بڑھانا بھی انتہائی ضروری ہے۔

علاوہ ازیں برآمدات میں اضافے کے لئے درآمدی خام مال پرود ہولڈنگ ٹیکس ختم کرنے کے علاوہ حکومت کو چاہیے کہ مینوفیکچررز کیلئے ٹیکس ایٹ سورس کی شرح کو کم کرے کیونکہ زائد ریٹ کے باعث ری فنڈز میں تاخیر سے انڈسٹری کو سرمائے کی قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انڈسٹری کیلئے تیل اور گیس کی قیمتوں کو خطے کے دیگر ممالک سے بہتر مسابقت کیلئے طویل المدت بنیادوں پر طے کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سرمایہ کار اعتماد

کے ساتھ مستقبل کی منصوبہ بندی کرسکیں۔

Trade Organization ٹریڈ آرگنائزیشن

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن نے ٹریڈ آرگنائزیشن رولز 2013ء کے مطابق ممبران مینجنگ کمیٹی کا ایک اجلاس مورخہ 18 جون 2022ء منعقد کیا۔ جس میں ممبران نے اتفاق رائے سے الیکشن شیڈول کی منظوری دی اور مورخہ 2 جولائی کو مذکورہ الیکشن شیڈول ایسوسی ایشن کے تمام ممبران، ٹریڈ آرگنائزیشن اور فیڈریشن کو روانہ کردیا گیا۔

اس کے علاوہ الیکشن کمیشن کے درج ذیل تین ممبران سے سالانہ انتخابات 2022-2023 کے انعقاد کی منظوری لی۔ الیکشن کمیشن کے تینوں ممبران نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے تحریری طور پر ایسوسی ایشن کو آگاہ کیا۔ اس اجلاس میں ممبران مینجنگ کمیٹی نے باہمی مشاورت سے الیکشن کمیشن کے تینوں ممبران کے ناموں کا اعلان کیا۔

1۔ جناب آفتاب اشرف	بصرہ سوپ فیکٹری کراچی	(چیف الیکشن کمشنر)
2۔ جناب طلحہ عبدالغنی	شالیمار سوپ فیکٹری، کراچی	(ممبر الیکشن کمیشن)
3۔ جناب عمر بھٹی	اللہ دتہ اینڈ سنز، کراچی	(ممبر الیکشن کمیشن)

جیسا کہ آپ لوگوں کے علم میں ہے کہ ڈائریکٹر جنرل ٹریڈ آرگنائزیشن، منسٹری آف کامرس اسلام آباد نے ہماری ایسوسی ایشن کو نیا لائسنس ماہ اگست 2008ء کو جاری کیا تھا جس کی مدت تین سال تھی۔ ہماری ایسوسی ایشن نے پہلی بار لائسنس کی تجدید 2011ء میں کرائی۔ تجدید شدہ لائسنس 2014ء تک موثر تھا۔ دوسری مرتبہ لائسنس کی تجدید 12 مئی 2014ء کو کرائی گئی جو 14 اگست 2019ء تک موثر تھا۔ تیسری مرتبہ لائسنس کی تجدید کے لئے از سر نو جملہ دستاویزات کے ساتھ درخواست 13 فروری 2019ء کو روانہ کی گئی۔ DGTO کی جانب سے ہماری ایسوسی ایشن کو کئی خطوط موصول ہوئے جس میں چند قانونی پیچیدگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ایسوسی ایشن نے تمام خطوط کے تسلی بخش جوابات ارسال کئے۔ الحمدللہ ہماری ایسوسی ایشن کو تجدید شدہ لائسنس مورخہ 27 ستمبر 2019ء کو موصول ہوا، وہ 14 اگست 2024ء تک موثر رہے گا۔

سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان SECP

تمام ٹریڈ باڈیز کو سالانہ انتخابات کے 15 روز کے اندر اپنی ٹریڈ باڈی کے کوائف SECP میں جمع کرانے ہوتے ہیں۔ ہماری ایسوسی ایشن کے سالانہ انتخابات مورخہ 27 ستمبر 2021ء کو ہوئے تھے لہذا 5 اکتوبر 2021ء کو جملہ دستاویزات بمعہ فارم B، فارم 28، فارم 29، سالانہ آڈٹ رپورٹ، ممبر لسٹ، آڈیٹر کا جاری کردہ لیٹر برائے رضامندی کے ساتھ SECP کے کراچی آفس میں جمع کرائے لیکن دو روز بعد ہی یعنی 7 اکتوبر 2021ء کو SECP آفس سے ایک لیٹر موصول ہوا کہ فارم 28 اور فارم 29 میں ایک ایک غلطی ہے، لہذا اسے فوری طور پر درست کرایا جائے۔ چنانچہ 12 اکتوبر 2021ء کو ایسوسی ایشن نے دونوں اغلاط کی درستگی کر کے داخل دفتر کردیا۔

FPCCI Nomination فیڈریشن کی نومینیشن

ہر سال فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری ہماری ایسوسی ایشن سے دو ممبران کے نام برائے نومینیشن کارپوریٹ اور ایسوسی ایٹ کلاس طلب کرتی ہے۔ فیڈریشن کا لیٹر آنے کے بعد اسے تمام ممبران کو سرکولیٹ کردیا جاتا ہے تاکہ فیڈریشن کی نومینیشن کے خواہش مند ممبران ایسوسی ایشن کو آگاہ کریں۔ ممبران کے ناموں کا انتخاب مینجنگ کمیٹی ایک اجلاس میں باہمی صلاح و مشورے سے کیا جاتا ہے۔ فیڈریشن کے ان نومینیشنز کی مدت یکم

جنوری سے 31 دسمبر یعنی ایک سال ہوتی ہے۔گزشتہ سال 2021ء میں کارپوریٹ کلاس کے لئے ذکی انڈسٹریل کارپوریشن کراچی کے جناب عبداللہ ذکی کا انتخاب ہوا تھا اور ایسوسی ایٹ کلاس کے لئے میسرز اقبال قادر انٹر پرائز فیصل آباد کے جناب آصف اقبال پراچہ کا انتخاب عمل میں آیا تھا جبکہ اس سال 2022ء میں کارپوریٹ کلاس کے لئے مختار سوپ اینڈ اولیو کیمیکلز کراچی کے جناب محمد علی ضیاء کا انتخاب ہوا اور ایسوسی ایٹ کلاس کے لئے نیاز سوپ فیکٹری کراچی کے جناب عثمان احمد کا انتخاب عمل میں آیا۔

اس کے علاوہ نیاز سوپ فیکٹری کراچی کے جناب عثمان احمد کا تقرر بحیثیت کنوینر FPCCI اسٹینڈنگ کمیٹی 2022ء برائے سوپ اینڈ ڈٹرجنٹ عمل میں آیا اور فیڈریشن نے جناب عثمان احمد کو ہی بحیثیت وائس چیئر مین پاکستان ملائیشیا بزنس کونسل برائے سال 2022ء منتخب کیا۔ایسوسی ایشن کے یہ منتخب نمائندے ایسوسی ایشن کے جملہ مسائل اور مشکلات کے بروقت حل کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، نیز سوپ انڈسٹری کی ترقی اور بقاء کے لئے اپنی کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

Caustic Soda کاسٹک سوڈا

کاسٹک سوڈا سوپ انڈسٹری کا لازمی اور بنیادی خام مال ہے، لیکن گزشتہ سال کاسٹک سوڈا مینوفیکچررز نے متعدد بار قیمت میں اضافہ کیا۔اس سلسلے میں ایسوسی ایشن نے تینوں بڑے کاسٹک سوڈا مینوفیکچررز کو مورخہ 24 جنوری 2022ء کو خطوط ارسال کئے جس میں بطور خاص تحریر کیا گیا کہ ان کا یہ عمل سراسر ناانصافی، غیر منطقی اور غیر کاروباری ہے۔کچھ ہی روز بعد ان تینوں کی جانب سے خطوط موصول ہوئے جس میں اس طرح کی وضاحتیں پیش کی گئیں کہ خام مال اور توانائی سیکٹر میں قیمتیں بڑھنے کے باعث کاسٹک سوڈا کی قیمت میں اضافہ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ مورخہ یکم فروری 2022ء کو ایسوسی ایشن کا ایک وفد اینگرو پولیمر کراچی آفس میں گیا اور ان سے مذاکرات کرتے ہوئے واضح کیا کہ کاسٹک سوڈا کی قیمت میں بار بار اضافے سے صابن کی صنعت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔اینگرو نے بھی اسی طرح کی وضاحتیں پیش کرتے ہوئے کہا کہ خام مال اور توانائی سیکٹر میں قیمتیں بڑھنے کے باعث کاسٹک سوڈا کی قیمت میں مجبوراً اضافہ کیا گیا ہے۔ایسوسی ایشن کے وفد نے اینگرو سے درخواست کی کہ وہ کم از کم قیمتوں میں کئے گئے حالیہ اضافے کو واپس لے لیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم چھوٹے مینوفیکچررز ہیں۔اگر ستارہ اور اتحاد حالیہ اضافے کو واپس لے لیتے ہیں تو ہم بھی قیمت کم کر دیں گے۔

اس کے علاوہ ایسوسی ایشن نے فیصل آباد میں منعقدہ ایک اجلاس مینجنگ کمیٹی میں جو 21 مارچ 2021ء کو ہوا تھا، اس میں ستارہ کیمیکل کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر، جی ایم مارکیٹنگ، چیف فنانس آفیسر کو مدعو کر رکھا تھا، دوران میٹنگ ستارہ کیمیکل کے عہدیداران نے کاسٹک سوڈا کی قیمت میں اضافے کی چند وجوہات بیان کیں اور کہا کہ سوپ ایسوسی ایشن کے ممبران کو ہم گاہک نہیں بلکہ اپنی کمپنی کا پارٹنر سمجھتے ہیں لیکن گزشتہ دنوں جتنی مہنگائی بڑھی ہے، اس تناسب سے اگر ہم ریٹ میں اضافہ کرتے تو موجودہ اضافہ کئی گنا زیادہ ہوتا لیکن اس سال ہم نے نہایت مجبوری میں اضافہ کیا ہے۔ستارہ کیمیکل کے عہدیداران نے ہماری ایسوسی ایشن سے درخواست کی کہ قیمتوں میں کئے گئے حالیہ اضافے کو قبول کریں۔انہوں نے مزید کہا کہ اگر قیمت میں کمی کرنے کی گنجائش موجود ہوتی تو ہم سوپ انڈسٹری کی حالیہ درخواست پر قیمت کم کر دیتے۔علاوہ ازیں ہماری ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس 18 جون 2022ء کو لاہور میں منعقد ہوا جس میں ستارہ کیمیکل کے CEO میاں ادریس صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ صابن کی صنعت کو سوڈا کاسٹک کی قیمت میں اضافے سے جو دشواریاں درپیش ہیں، اس کا مجھے بخوبی علم ہے لیکن گزشتہ دنوں مہنگائی میں جس قدر اضافہ ہوا، اس تناسب سے اگر ہم ریٹ میں اضافہ کرتے تو موجودہ اضافہ کئی گنا زیادہ ہوتا۔حالیہ اضافہ ہم نے نہایت سخت صورتحال کے تحت مجبوری میں کیا ہے۔اگر آپ لوگ چاہیں تو ایک سب کمیٹی بنالیں جو پوری صورت حال کا جائزہ لے اور اپنی رپورٹ پیش کرے۔صرف یوٹیلٹی کے بڑھتے ہوئے ریٹس کو Calculate کرلیں تو آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔یقین جانئے کہ ہمیں جب جب قیمت میں اضافہ کرنا ہوتا ہے تو ہم خون کے آنسو روتے ہیں، کیونکہ ہمیں

اس حقیقت کا بخوبی ادراک ہے کہ لوکل انڈسٹری چلے گی تو ہماری صنعت بھی چلے گی۔ ہم سوڈا کاسٹک ایکسپورٹ کرنے کو ترجیح نہیں دیتے بلکہ لوکل انڈسٹری کے ہمارے جو گاہک ہیں، ان کو سپلائی کرنا چاہتے ہیں۔

Palm Bye Products پام بائی پروڈکٹس

جیسا کہ آپ سبھی لوگ جانتے ہیں کہ پام بائی پروڈکٹس صابن سازی بالخصوص لانڈری سوپ بنانے کے لئے بہترین خام مال ہے۔ عام طور پر یہ بنیادی خام مال انڈونیشیا اور ملائیشیا سے درآمد کئے جاتے ہیں لیکن اس کے علاوہ سری لنکا، ویت نام، فلپائن اور تھائی لینڈ سے بھی درآمد کئے جاتے ہیں۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا سے درآمد شدہ پام بائی پروڈکٹس میں دوسرے اوریجن کے خام مال 25% سے 35% کم قیمت پر دستیاب ہوتے ہیں۔

سال گزشتہ ایسوسی ایشن کی جانب سے کی گئی کاوشوں کے نتیجے میں محکمہ کسٹمز نے 9 مارچ 2021ء کو نئی ویلیوایشن رولنگ جاری کردی تھی۔ جس کے باعث پام بائی پروڈکٹس کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈیکلریشن تو رک گئی لیکن اب ہمارے ممبران کو پام بائی پروڈکٹس کی Specification کا مسئلہ درپیش ہے۔

ہماری ایسوسی ایشن عرصہ دراز سے محکمہ کسٹمز سے خط و کتابت اور میٹنگز کر رہی ہے، لیکن پام بائی پروڈکٹس کی Specification کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ ایسوسی ایشن نے 31 جنوری 2022ء کو ایک لیٹر ملائیشین پام آئل بورڈ (MPOB) کے ڈائریکٹر جنرل کو بھیجا۔ اس لیٹر کے ہمراہ تمام پام بائی پروڈکٹس کی Specification کا ایک چارٹ منسلک تھا جسے ایسوسی ایشن کے تمام ممبران نے اتفاق رائے سے بنایا تھا۔ کچھ ہی روز بعد یعنی 16 فروری 2022ء کو MPOB کے ڈائریکٹر جنرل داتک ڈاکٹر احمد پرویز پورٹ قاسم میں گا ماکس اولیوکیمیکلز کے پلانٹ پر تشریف لائے۔ ایسوسی ایشن نے ان کے پلانٹ پر وزٹ کرنے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دستی طور پر ایک لیٹر دیا جس میں درخواست کی گئی کہ پام بائی پروڈکٹس اور بالخصوص پام ایسڈ آئل (PAO) کی Specification درست کی جائے تاکہ ایسوسی ایشن کے ممبران کو محکمہ کسٹمز میں پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ MPOB کے ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ پام ایسڈ آئل کی پرنٹڈ Specification میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں، البتہ اگر اس خام مال کا نام تبدیل کردیا جائے جیسے POME تو ہم لوگ اپنے لٹریچر میں اس خام مال کے نام POME کا اضافہ کرلیں گے کیونکہ PAO اور POME کا ایچ ایس کوڈ Same ہے۔

پام بائی پروڈکٹس کی Spcification کے مسئلہ کے حل کے لئے ایسوسی ایشن نے ایک خط مورخہ 15 مارچ 2022ء کو ملائیشین پام آئل بورڈ کے ریجنل منیجر جناب جوہری بن منال کو بھیجا جس میں ان سے درخواست کی گئی کہ صابن سازی کے خام مال POME کی Specification بمعہ FFA 25% سے 95% تک کو شامل کیا جائے تاکہ اس لامتناہی مسئلہ کا حل جلد از جلد ممکن ہو سکے۔

ہماری ایسوسی ایشن کے ممبر گا ماکس اولیوکیمیکلز کے توسط سے معلوم ہوا ہے کہ ویلیوایشن رولنگ نمبر 1558/2021 بتاریخ 22 اکتوبر 2021ء کے حوالے سے ڈائریکٹر جنرل کسٹم ویلیوایشن کے آفس میں سیکشن 25D کسٹم ایکٹ 1969ء کے تحت ریویوپٹیشن کی ایک میٹنگ 11 مئی 2022ء کو ہوگی جس میں پام فیٹی ایسڈ اور مکسچر آف فیٹی ایسڈ کی ویلیو کا تعین کیا جائے گا۔ ہماری ایسوسی ایشن نے فوری طور پر ڈائریکٹر جنرل کسٹم ویلیوایشن کے نام ایک لیٹر ڈرافٹ کیا اور 11 مئی 2022ء کو چند ممبران ان کے آفس پہنچے لیکن محکمہ کسٹمز نے ایسوسی ایشن کے نمائندوں کو اس میٹنگ میں شرکت کرنے سے روک دیا اور کہا کہ جن پارٹیوں نے سیکشن 25D کے تحت ریویوپٹیشن دائر کی ہے، صرف وہی اس میٹنگ میں شرکت کے اہل ہیں۔ بہرکیف ایسوسی ایشن نے ان کے آفس میں ایک لیٹر جمع کرادیا جس میں وضاحت سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ پام بائی پروڈکٹس کی موجودہ ویلیوایشن رولنگ 1558/2021 میں دیئے گئے پام بائی پروڈکٹس کی ویلیو میں کسی قسم کی تبدیلی یا کمی وبیشی ایسوسی ایشن ممبران اور انڈسٹری ممبران سے مشورہ کئے بغیر نہ کی

جائے۔ اگر محکمہ کسٹمز میں ایسا کیا تو اس سے انڈر انوائسنگ اور مس ڈیکلریشن کا دروازہ کھل جائے گا۔ مزید براں یہ بھی بار آور کرایا گیا کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں پام بائی پروڈکٹس کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

Soda Ash سوڈا ایش

جیسا کہ ہم سبھی کے علم میں ہے کہ ملک میں موجودہ معاشی حالات صنعتوں پر منفی اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ صابن سازی کے دوسرے خام مال کی طرح سوڈا ایش کو نہایت اہم اور بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ صابن اور ڈٹرجنٹ مینوفیکچرنگ میں سوڈا ایش کی کھپت تقریباً 175,000 میٹرک ٹن ہے جبکہ سوپ مینوفیکچررز نئی پروڈکشن لائنیں لگا کر اپنی پیداواری صلاحیت میں مسلسل توسیع کر رہے ہیں۔ جس کے باعث پاکستان میں سوڈا ایش کی طلب میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ دنوں ہماری ایسوسی ایشن نے اس سلسلے میں صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے جناب عبدالرزاق داؤد، وزیر اعظم کے مشیر برائے کامرس اینڈ انویسٹمنٹ، چیئرپرسن نیشنل ٹیرف کمیشن اور چیف کسٹم ٹیرف FBR کو خطوط ارسال کئے جس میں سوپ انڈسٹری کو لاحق مشکلات کا احاطہ کیا گیا۔

پاکستان میں سوڈا ایش کے صرف دو مینوفیکچررز ہیں، OCL اور ICI جن کی پیداواری صلاحیت 425,000 اور 225,000 میٹرک ٹن ہے۔ ان دونوں مینوفیکچررز کی سالانہ پیداوار 675,000 میٹرک ٹن ہے۔ جبکہ یہ دونوں مینوفیکچررز سوڈا ایش بنگلہ دیش اور دوسرے ممالک کو ایکسپورٹ بھی کر رہے ہیں اور اپنے ملک کے صارفین کو سوڈا ایش 50% زیادہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں، جس سے مقامی صابن سازی کی صنعت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ سوپ انڈسٹری دنیا کے بہت سے ممالک کو صابن اور ڈٹرجنٹ مصنوعات برآمد کر رہی ہے۔ اپنی برآمدات بڑھانے اور بین الاقوامی مارکیٹ میں مسابقتی رہنے کے لئے ہم اپنی مصنوعات کی پیداواری لاگت کو کنٹرول کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

ارسال کردہ خطوط میں واضح کیا گیا کہ صابن اور ڈٹرجنٹ کا شمار بنیادی اور ضروری اشیاء میں ہوتا ہے لیکن بدقسمتی سے حکومت کی جانب سے اس صنعت کو قطعی طور پر مراعات نہیں دی جا رہی۔ خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور دیگر اخراجات میں مسلسل اضافے کی وجہ سے سوپ انڈسٹری کو پہلے ہی مارکیٹ میں بقاء کا مسئلہ ہے۔ یہ صورتحال انتہائی تشویش ناک ہے جو پاکستان سوپ انڈسٹری کے مستقبل کو داؤ پر لگانے کے مترادف ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ سوپ انڈسٹری کے مفادات کا تحفظ کرے جس میں اربوں روپے کی سرمایہ کاری کی گئی ہے اور جو 4 لاکھ سے زائد مزدوروں کو روزگار فراہم کر رہے ہیں۔

حال ہی میں سوڈا ایش مینوفیکچررز OCL اور ICI نے قیمت میں 1500 روپے اضافہ کر دیا ہے۔ ہر دو تین ماہ کے بعد قیمت میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سوڈا ایش کی رہی سہی تھوڑی سی امپورٹ بھی بند ہو جائے اور جن انڈسٹریز میں سوڈا ایش استعمال ہوتا ہے، وہ ہماری محتاج رہیں۔ 23 نومبر 2021ء کو ہماری ایسوسی ایشن نے گلاس مینوفیکچررز کے اشتراک سے انگریزی اخبار Dawn میں ایک اپیل شائع کرائی۔ بہرکیف ایسوسی ایشن نے لگاتار جدوجہد جاری رکھی ہوئی ہے کہ کسی طرح اس کی ڈیوٹی 5% کی جائے اور اس پر عائد ACD کا خاتمہ ہو جائے تاکہ ہم اپنی انڈسٹری کی ضرورت کے مطابق سوڈا ایش امپورٹ کر سکیں اور مقامی مینوفیکچررز کے رحم و کرم پر نہ رہیں۔ ایسوسی ایشن نے ایک لیٹر چیئرپرسن نیشنل ٹیرف کمیشن کو ارسال کیا جس میں ان سے درخواست کی گئی کہ سوڈا ایش کی امپورٹ پر کسٹم ڈیوٹی 5% اور 2% ACD کی جائے کیونکہ سوڈا ایش صابن اور ڈٹرجنٹ انڈسٹری کا اہم خام مال ہے۔

100% L/C Margin 100 فیصد ایل سی مارجن

ایک حکومتی ادارے بینکنگ پالیسی اینڈ ریگولیشن ڈپارٹمنٹ (BPRD) نے مورخہ 30 ستمبر 2021ء کو ایک سرکلر لیٹر جاری کیا جس میں سوپ

انڈسٹری کے تین خام مال کروڈ کوکونٹ آئل (CCO) Hs Code 1513.1000 آر بی ڈی کوکونٹ ائل Hs Code 1513.1900 اور آر بی ڈی پام کرنل آئل (RBD PKO) Hs Code 1513-2900 کو شامل کیا گیا جن کی امپورٹ پر 100% ایل سی مارجن کا اطلاق ہوگا۔ مذکورہ بالا سرکلر لیٹر موصول ہونے کے فوری بعد ہماری ایسوسی ایشن نے ایک لیٹر منسٹر آف فنانس اینڈ ریونیو جناب شوکت ترین کو مورخہ 9 اکتوبر 2021ء کو ارسال کیا جس میں انہیں باور کرایا گیا کہ منسٹری آف فنانس کا یہ اقدام سراسر ناانصافی پر مبنی ہے کیونکہ یہ خام مال ٹریڈنگ کے مقصد کے لئے نہیں بلکہ ہمارے ممبران انہیں اپنی انڈسٹریز کے لئے درآمد کرتے ہیں جس سے ٹائلٹ سوپ اور لانڈری سوپ بنائے جاتے ہیں۔ لہذا مذکورہ بالا خام مال پر 100 فیصد ایل سی مارجن کا اطلاق قطعی طور پر نہیں ہونا چاہئے۔ ارسال کردہ اس لیٹر کی کاپی گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان جناب ڈاکٹر رضا باقر کو بھی ارسال کی گئی۔ لیٹر کے آخر میں درخواست کی گئی کہ صابن سازی کے بنیادی اور ضروری خام مال کو فوری طور پر لسٹ سے خارج کیا جائے۔ مورخہ 11 نومبر 2021ء کو اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے جوابی خط موصول ہوا جس میں ہمیں مشورہ دیا گیا کہ ایل سی مارجن کے اس معاملے کو منسٹری کی سطح پر اٹھائیں۔ بعد ازاں مورخہ 2 نومبر 2021ء کو بطور یاددہانی ایک اور لیٹر وزیر تجارت جناب شوکت ترین اور دوسرا لیٹر یکم دسمبر 2021ء کو ٹریڈ پالیسی منسٹری آف کامرس کو بھیجا گیا لیکن کسی بھی منسٹری سے تاحال کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

پام اسٹرین کیلئے ان بونڈنگ میعاد

In-Bonding Period For Palm Stearin

جیسا کہ آپ سبھی جانتے ہیں کہ پام اسٹرین Hs Code 1511.9010 صابن سازی کی صنعت کیلئے ایک بنیادی خام مال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خام مال صابن سازی کے لئے نہایت موزوں اور ٹیلو کا متبادل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیلو کے مقابلے میں پام اسٹرین کی امپورٹ بہت بڑھ گئی ہے۔

گزشتہ دنوں کلکٹر پورٹ قاسم نے SRO 125(I) 1999 سیریل نمبر 33 کے تحت پام اسٹرین کی تمام کنسائمنٹس کو Perishable Item کے زمرے میں لاتے ہوئے اس کا In-Bonding Period تین ماہ سے گھٹا کر ایک ماہ کر دیا ہے جبکہ پام اسٹرین کوئی Perishable Item نہیں ہے۔

جیسے ہی ایسوسی ایشن کو علم ہوا کہ اس کے ممبران کو پام اسٹرین کی امپورٹ پر In-Bonding Period کا مسئلہ درپیش ہے تو فوری طور پر ایک لیٹر ممبر (کسٹم پالیسی) FBR کو لکھا جس میں وضاحت سے بتایا گیا کہ پام اسٹرین Non-Edible پراڈکٹ ہے جسے Non-Edible پروڈکٹس جیسے صابن یا اولیو کیمیکل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا اس خام مال کا شمار سیریل نمبر 33 آف ایس آر او 1999(I)125 کے تحت نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیٹر کے ہمراہ پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی اتھارٹی (PSQCA) کے اسٹینڈرڈ PS 5380/2016 کی کاپی منسلک کی گئی جس میں واضح طور پر تحریر ہے کہ پام اسٹرین ایک Non-Edible آئٹم ہے۔ اس لیٹر کی کاپیاں چیف کلکٹر آف کسٹمز ساؤتھ اور کلکٹر پورٹ قاسم کو بھی ارسال کی گئیں۔ کچھ ہی روز بعد سیکریٹری ٹیرف ون FBR سے لیٹر موصول ہوا جس میں بتایا گیا کہ انہوں نے ہماری گزارشات کو سیکریٹری FBR(I&P) کو بھیج دیا ہے، جس پر جلد ہی عملدرآمد کیا جائے گا۔ بعد ازاں ایڈوائزر کسٹمز FTO نے بھی یقین دہانی کرائی کہ پام اسٹرین کی امپورٹ پر In-Bonding Period جلد ہی تین ماہ ہو جائے گا۔ بالآخر مورخہ 15 مارچ 2022ء کو جناب محمد رضوان سیکریٹری (Law & Procedure) ریونیو ڈویژن FBR نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں SRO 433(I)2022 کے تحت SRO 125(I)1999 میں ترمیم کردی گئی اور پام اسٹرین کا ویئرہاؤسنگ

In-Bonding ٹائم تین ماہ کر دیا گیا۔

ٹائلٹ سوپ کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈکلریشن

Misdeclaration & Under Invoicing of Toilet Soap

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ صابن سازی کی صنعت کو انواع اقسام کی مشکلات کا سامنا ہے لیکن سوپ انڈسٹری کو جس قدر نقصان ٹائلٹ سوپ کی امپورٹ پر انڈر انوائسنگ اور مس ڈکلریشن سے ہوتا ہے، اِتنا دیگر زیادتیوں سے نہیں ہوتا۔ عرصہ دراز سے کمرشل امپورٹرز ٹائلٹ سوپ کی کھلی انڈر انوائسنگ کر رہے ہیں۔ اس عمل سے جہاں ایک طرف سوپ انڈسٹری متاثر ہوتی ہے تو دوسری جانب حکومتی ریونیو کے اہداف بھی پورے نہیں ہو پاتے۔

مقامی صنعت کیساتھ جاری اس ناروا سلوک کے خاتمہ کیلئے سوپ ایسوسی ایشن یوں تو گاہے بگاہے اپنی کوششوں کو بروئے کار لاتی رہتی ہے لیکن گذشتہ دِنوں ایک منظم اور مربوط مہم چلائی گئی اس سلسلے میں ہم نے نہ صرف ہر سطح پر صدائے احتجاج بلند کی بلکہ ان تمام ممکنہ دروازوں پر دستک دی جن کی بروقت مداخلت اور تعاون سے ہونے والی اس زیادتی کا جلد از جلد خاتمہ ہو سکے۔

ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن نے ایک ویلیوایشن رولنگ 1433/2019 کے تحت ٹائلٹ سوپ کی امپورٹ پر ریگولیٹری ڈیوٹی کا اطلاق کیا تھا، جس کے بعد ٹائلٹ سوپ کی امپورٹ میں نمایاں کمی واقع ہوئی اور مارکیٹ میں مقامی طور پر تیار کردہ ٹائلٹ سوپ دیکھا جانے لگا ہے جس سے ایک جانب غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت ہوئی تو دوسری جانب سوپ انڈسٹری میں روزگار کے مواقع میسر آئے۔ ہماری ایسوسی ایشن نے ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن کو چند نکات پیش کئے جنکا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1۔ ٹائلٹ سوپ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں سوپ نوڈلز سے بنایا جاتا ہے۔ سوپ نوڈلز کے ساتھ خوشبو، کلر اور پیکنگ کو شامل کر دیا جائے تو ٹائلٹ سوپ تیار ہو جاتا ہے۔ سوپ نوڈلز کی قیمت کا تعین کرنا یا اس کی پرائس کی بابت معلوم کرنا نہایت سہل اور آسان ہے کیونکہ اس کی قیمت کا اندراج ایک نہایت معتبر انٹرنیشنل میگزین ICIS میں ہوتا ہے۔ اس میں تقریباً 180 اشیاء کی پرائسس موجود ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں ایسوسی ایشن نے 6 اکتوبر 2021ء کو ایک خط ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن کو ارسال کیا جس میں درج ذیل چند نکات پیش کئے۔

2۔ سوپ نوڈلز کی تیاری میں تین خام مال پام اسٹرین، پام آئل اور پام کرنل آئل کا استعمال ہوتا ہے۔ ان تمام خام مال کی پرائسس انٹرنیشنل میگزین رائٹرز میں دی جاتی ہیں جس سے سوپ نوڈلز کی پرائس معلوم کرنے میں کوئی ابہام نہیں رہتا اور اس کی پرائس باآسانی معلوم ہو جاتی ہے۔

3۔ ٹائلٹ سوپ کی تیاری میں سوپ نوڈلز کے بعد جس خام مال کی سب سے زیادہ اہمیت ہے وہ خوشبو ہے۔ Fragnance کی قیمت 10 ڈالر سے 20 ڈالر فی کلوگرام ہوتی ہے۔ صابن کی تیاری میں Fragnance کی Consumption کا تناسب 1.2% سے 1.4% تک ہوتا ہے۔

4۔ ٹائلٹ سوپ کی تیاری میں تیسرا اہم پہلو پیکنگ میٹیریل ہے۔ سوپ نوڈلز کے علاوہ ٹائلٹ سوپ کی تیاری کے لئے استعمال ہونے والی مذکورہ بالا اشیاء کی قیمت کا تخمینہ US$1.50 فی کلوگرام ہوتا ہے۔ ان تحریری اعداد و شمار اور حقائق کو پڑھ کر محکمہ کسٹمز کو بخوبی اندازہ ہو گیا کہ ٹائلٹ سوپ کی ویلیو کیا ہونی چاہیئے۔ لہٰذا 31 جنوری 2022ء کو ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن کی جانب سے نئی ویلیوایشن رولنگ 1592/2022 جاری ہوئی۔ اس ویلیوایشن رولنگ کے بعد ٹائلٹ سوپ کی امپورٹ میں قدرے کمی واقع ہوئی ہے۔

Federal Tax Ombudsman Secretariat وفاقی ٹیکس محتسب

ہماری ایسوسی ایشن میں مورخہ 11 مارچ 2022ء کو وفاقی ٹیکس محتسب کے ریجنل آفس کراچی سے ایک لیٹر موصول ہوا جس میں انہوں نے ہماری

ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور ممبران مینجنگ کمیٹی کو مورخہ 22 مارچ کو اپنے آفس میں میٹنگ کے لئے مدعو کیا تھا جس میں انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی، فیڈرل بورڈ آف ریونیو یا اس کے کسی ذیلی ادارے کے کسی اہلکار کی جانب سے کی گئی کارروائی یا نااہلیت کی وجہ سے ہونے والی کسی شکایت جس میں ناانصافی اور بدانتظامی کا دخل ہو ایسے تمام نکات زیر بحث لائے جائینگے ہماری ایسوسی ایشن کے وہ سبھی ممبران جو ٹیکس کی ادائیگی کرتے ہیں، وفاقی ٹیکس محتسب کی مذکورہ میٹنگ میں شرکت کیلئے ایسوسی ایشن کو آگاہ کریں تاکہ جلد از جلد اس کا تدارک کیا جائے۔

ایسوسی ایشن کے ممبران مینجنگ کمیٹی کا ایک اجلاس 21 مارچ 2022ء کو فیصل آباد میں ہونا تھا، لہذا ہم نے وفاقی ٹیکس محتسب کو بذریعہ ای میل آگاہ کیا کہ ہماری ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور ممبران مینجنگ کمیٹی 22 مارچ 2022ء کو شرکت نہیں کر سکتے، ان سے درخواست کی گئی کہ وہ میٹنگ کے لئے ایک ہفتہ بعد کی کوئی تاریخ طے کر کے ہمیں مطلع کریں۔

بعد ازاں وفاقی ٹیکس محتسب نے اپنے ریجنل آفس NIC بلڈنگ کراچی میں 28 مارچ 2022ء دوپہر 12 بجے میٹنگ طے کر کے ہمیں آگاہ کیا۔ مقررہ تاریخ پر ایسوسی ایشن کے سبھی ممبران مینجنگ کمیٹی مصروفیت کی بناء پر اس میٹنگ میں شرکت نہیں کر سکے البتہ ایسوسی ایشن کے وائس چیئرمین اور سیکریٹری جنرل نے 28 مارچ کو وفاقی ٹیکس محتسب کے آفس میں جا کر میٹنگ میں شرکت کی۔ دوران میٹنگ سب سے پہلے وفاقی ٹیکس محتسب نے اپنا تعارفی جائزہ پیش کیا جس کے چند نکات اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کی شق (d) 37 کے مطابق سستے اور فوری انصاف کی فراہمی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ مروجہ عدالتی نظام کے علاوہ محکمہ جاتی بدانتظامی کے تدارک کے لئے پاکستان میں وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے کا قیام 1983ء میں عمل میں لایا گیا۔ اسلام آباد کے علاوہ 12 ریجنل دفاتر کا قیام 2000ء میں کیا گیا۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد ٹیکس سے متعلق بے ضابطگی، بدانتظامی اور بددیانتی کا خاتمہ کرنا اور ٹیکس دہندگان کی شکایات کا فوری ازالہ کرنا ہے۔

دوران گفتگو وفاقی ٹیکس محتسب نے شکایات کا آسان طریقہ بتایا کہ شکایت سادہ کاغذ پر متعلقہ تفصیلات لکھ کر بذریعہ فیکس، ای میل، ڈاک یا کوریئر سروس بھیجی جاسکتی ہیں۔ متعلقہ دستاویزات کی تفصیل FTO کی ویب سائٹ www.fto.gov.pk سے بھی ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔

وفاقی ٹیکس محتسب کے دفاتر میں شکایات درج کرانے کے لئے کوئی فیس ادا نہیں کرنی پڑتی اور کیس کی پیروی کرنے کے لئے کسی وکیل کی خدمات حاصل کرنا بھی ضروری نہیں۔ درخواست کی وصولی کے 60 روز کے اندر فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور فیصلے کی نقول بلا معاوضہ شکایت کنندہ کے دیئے گئے ڈاک کے پتے پر ارسال کر دی جاتی ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب کا مرکزی دفتر اسلام آباد میں واقع ہے جبکہ علاقائی دفاتر پشاور، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد، ملتان، کراچی اور کوئٹہ میں قائم ہیں۔

میں اپنی ایسوسی ایشن کے تمام ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وفاقی ٹیکس محتسب جیسے ادارے کے قیام کا فائدہ اٹھائیں اور اپنی شکایات تحریری طور پر بھجوائیں۔ ہماری ایسوسی ایشن کے ایک ممبر مینجنگ کمیٹی اور سابق چیئرمین جناب ظفر محمود اس ادارے یعنی وفاقی ٹیکس محتسب کے ممبر ہیں، لہذا ممبران اپنی شکایات کی بابت ظفر محمود صاحب کو بھی آگاہ کر سکتے ہیں جو بہتر طریقے سے آپ کی شکایات کے ازالے کی کوشش کریں گے۔

Pak-Sri Lanka FTA پاکستان سری لنکا فری ٹریڈ ایگریمنٹ

پاکستان سری لنکا تعلقات کا ایک اور اہم پہلو دوطرفہ تجارتی تعلق ہے۔ پاکستان نے چین، ملائیشیا اور سری لنکا کے ہمراہ فری ٹریڈ ایگریمنٹ کر رکھا ہے اور محض سری لنکا کے ساتھ ہی اسے تجارتی سرپلس حاصل ہوتا ہے۔ تاہم 2005ء کے ایف ٹی اے کے باوجود اسلام آباد اور کولمبو دوطرفہ تجارت کو وسیع تر پیمانے پر بڑھانے میں زیادہ کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔

پاکستان اور سری لنکا کے درمیان 2004ء میں 180 ملین ڈالر کی دوطرفہ تجارت تھی جس میں 2018ء میں معمولی اضافہ ہوا اور وہ 460 ملین ڈالر تک پہنچی۔ فروری 2021ء میں دونوں جانب کے تجارتی سیکریٹریز نے دوطرفہ تجارت کی راہ میں حائل تکنیکی رکاوٹیں دور کرنے اور ایف ٹی اے کے موثر نفاذ کے لیے مشترکہ ورکنگ گروپس (جے ڈبلیوجیز) کی بحالی پر اتفاق کیا تھا۔

اس دوطرفہ تجارت کی اگرچہ مالی حیثیت معمولی دکھائی دیتی ہے تاہم ایف ٹی اے اور جے ڈبلیوجیز کی سفارتی اہمیت معاشی تعلقات کو مضبوط تر بنانے کی دیرینہ خواہش اور اہلیت کی جانب اشارہ دیتی ہے۔ پاکستان حکام کی سری لنکن وزیراعظم سے بات چیت نے تجارت، سیاحت اور سرمایہ کاری کو وسعت دینے کی اس مشترکہ خواہش کو مزید جلا بخشی۔

پاکستانی حکام نے سری لنکا کو پاک چین اقتصادی راہداری (سی پیک) میں حصہ لینے کا مشورہ دیا ہے تاکہ وہ پاکستان میں واقع ٹرانزٹ راستوں کے ذریعے وسط ایشیاء تک اپنی علاقائی معاشی روابط میں بہتری لاسکے۔ تاہم مستقبل قریب میں یہ خارج از امکان ہے کیونکہ پاکستان کو وسط ایشیائی ممالک سے زمینی تجارت کے لیے سڑکوں اور ریلوے کا ایک موثر نظام بنانا ابھی باقی ہے۔ اس کے برعکس کولمبو کو سی پیک کے تحت اسپیشل اکنامک زونز میں سرمایہ کاری کی پیشکش کرنا زیادہ بہتر ہوسکتا ہے۔

پاکستان سری لنکا فری ٹریڈ ایگریمنٹ کے ضمن میں ہماری ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک لیٹر مورخہ 14 جنوری 2022ء EDB منسٹری آف انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن کو بھیجا گیا جس میں ان کی توجہ سری لنکا ریکویسٹ لسٹ کی جانب مبذول کرائی جس میں سری لنکا نے 100% ڈیوٹی کی رعایت مانگی ہے تو دوسری جانب فنشڈ ٹائلٹ سوپ کی ڈیوٹی میں تخفیف کی درخواست کی ہے۔

جیسا کہ آپ سبھی جانتے ہیں کہ پام بائی پروڈکٹس کی زیادہ تر شجرکاری انڈونیشیا اور ملائیشیا میں ہوتی ہے۔ گنتی کے چند ممالک جیسے تھائی لینڈ، سری لنکا میں پام بائی پروڈکٹس کی شجرکاری کی جاتی ہے۔ ان ممالک کے پاس اتنی مقدار میں پام بائی پروڈکٹس نہیں ہوتے کہ جسے ایکسپورٹ کیا جائے لہذا پاکستان کو سری لنکا سے درآمد کی زیادہ امید نہیں جو انہیں ڈیوٹی میں رعایت دی جائے۔

جہاں تک فنشڈ پروڈکٹس کی بات ہے تو پاکستان میں قائم صابن سازی کی نیشنل اور ملٹی نیشنل انڈسٹریز بمعہ اولیو کیمیکل انڈسٹریز اور بہت بڑی تعداد میں اسمال میڈیم انٹر پرائزز (SME's) موجود ہیں جو نہ صرف ملکی ضروریات پوری کرتی ہیں بلکہ ہماری ایسوسی ایشن کے بہت سے ممبرز صابن، ڈٹرجنٹ اور الائیڈ پروڈکٹس کی ایکسپورٹ بھی کرتے ہیں۔

مذکورہ لیٹر میں اس نکتہ کو بھی واضح کیا گیا کہ صابن سازی کے بہت سے ایسے خام مال ہیں جو پاکستان میں پیدا نہیں ہوتے، سری لنکا میں پیدا ہوتے ہیں، پاکستان کی بہ نسبت وہاں لیبر سستی ہے اور یوٹیلیٹی چارجز بھی کم ہیں لہذا پاکستان کے مقابلے میں وہاں صابن کی پیداواری لاگت بہت کم ہے۔ اگر سری لنکا سے فنشڈ سوپ کی درآمد بذریعہ FTA شروع ہوگئی تو پاکستان کی مقامی انڈسٹریز بند ہوجائیں گی۔ لیٹر کے آخر میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ ہمارا صنعتی ڈھانچہ اور صلاحیت سری لنکا سے بہت بڑا اور بہتر ہے، ساتھ ہی یہ بھی استدعا کی گئی کہ سری لنکا کی کوئی بھی درخواست قبول نہ کی جائے تاکہ پاکستان میں موجودہ مقامی صنعتوں کا تحفظ ممکن ہوسکے۔

پاکستان ترکی فری ٹریڈ ایگریمنٹ

Pakistan-Turkey Free Trade Agreement

پاکستان ترکی فری ٹریڈ ایگریمنٹ کے سلسلے میں ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (TDAP) نے مورخہ 4 اکتوبر 2021ء کو ایک ویڈیو کانفرنس میٹنگ کا انعقاد کیا جس میں ایسوسی ایشن کے سیکریٹری جنرل نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں FTA کی Turkey Request List میں چند ایسے آئٹمز کا

تذکرہ کیا گیا جس پر ہماری ایسوسی ایشن کو اعتراض ہے۔ ویسے بھی ہم سبھی بخوبی جانتے ہیں کہ اس طرح کے ایگریمنٹ عام طور پر مقامی انڈسٹری کے مفادات کے خلاف ہوتے ہیں۔اس سلسلے میں ہماری ایسوسی ایشن نے مورخہ 16 اکتوبر 2021ء کو ایک تفصیلی خط ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (TDAP) کو لکھا جس میں سب سے پہلے ہم نے اپنی ایسوسی ایشن کا تعارف کرایا کہ یہ بہت پرانی ایسوسی ایشن ہے جس کا قیام 1968ء میں ہوا۔تقریباً 150 ممبران پر مشتمل اس ایسوسی ایشن میں بہت سی نیشنل اور کچھ ملٹی نیشنل کمپنیاں شامل ہیں جو لانڈری سوپ، ٹائلٹ سوپ، ڈٹرجنٹ، ہینڈ سینیٹائزر، باڈی اسپرے/ ایروسول کے علاوہ روزمرہ استعمال کی بہت سی مصنوعات بناتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ Covid-19 کے دوران سوپ انڈسٹری نے عوام الناس کی صحت کے لئے اہم کردار ادا کیا۔اس انڈسٹری نے تقریباً 5 لاکھ افراد کو روزگار فراہم کیا ہوا ہے اور تقریباً 70 ارب روپے مختلف ٹیکسز کی شکل میں سرکاری خزانے میں جمع کرتے ہیں۔ ہماری انڈسٹری کی وجہ سے دیگر انڈسٹریز جیسے پرنٹنگ اینڈ پیکیجنگ، مارکیٹنگ اور ٹرانسپورٹیشن انڈسٹریز بھی چلتی ہیں۔

TDAP کو ارسال کئے اس خط میں تر کی ریکوئسٹ لسٹ کے چند آئٹمز کی نشاندہی کی گئی۔وہ کیمیکل پروڈکٹس جسے سیریل نمبر 60 اور 65 پر درج کیا گیا ہے۔ جیسے میڈیکیٹڈ پروڈکٹس جو ٹائلٹ استعمال میں لائے جاتے ہیں، جس کا ایچ ایس کوڈ 3401.1100 اور اس کے علاوہ ایچ ایس کوڈ 3808.9110 کے تحت ایروسول اسپرے اور دوسرے میڈیکیٹڈ پروڈکس وغیرہ۔

خط کے آخر میں TDAP سے درخواست کی گئی کہ مذکورہ آئٹمز کو تر کی ریکوئسٹ لسٹ سے خارج کیا جائے کیونکہ ہماری مقامی انڈسٹریز ان تمام آئٹمز کی مینوفیکچرنگ کرتی ہے اور نہ صرف ملکی ضروریات میں خود کفیل ہے بلکہ ان مصنوعات کو ایکسپورٹ بھی کرتی ہے۔اس لیٹر کی کاپیاں سیکریٹری کامرس اور ڈائریکٹر جنرل (ٹریڈ پالیسی) منسٹری آف کامرس کو بھی ارسال کی گئیں۔

ریزیڈیو ویکس آئل کی آڑ میں مس ڈیکلریشن اور انڈر انوائسنگ

Mis-Declaration & Under Invoicing On the Import of Residue Wax Oil

گزشتہ کچھ دنوں سے ہماری ایسوسی ایشن نے نوٹ کیا کہ چند کمرشل امپورٹرز بہت سے صابن کے خام مال جیسے آر بی ڈی پام اسٹرین، پام ایسڈ آئل، پام فیٹی ایسڈ ڈیسٹیلیٹ اور لورک ایسڈ امپورٹ کر رہے ہیں۔ یہ کمرشل امپورٹرز نہایت چالاکی سے مذکورہ بالا خام مال انڈر دی ہیڈ آف ریزیڈیو ویکس آئل (Residue Wax Oil) ایس ایچ کوڈ 3404.9090 اور 3824.9999 میں انڈر انوائس اور مس ڈیکلیئر کرتے ہوئے امپورٹ کر رہے ہیں۔

اس سلسلے میں ہماری ایسوسی ایشن نے پہلا لیٹر مورخہ 18 اپریل 2022ء کو چیف کلکٹر آف کسٹمز اپریزمنٹ ساؤتھ کو ارسال کیا۔ثبوت کے طور پر اس لیٹر کے ہمراہ کسٹم ڈیٹا کی کاپیاں بھی منسلک کی گئیں اور ان سے درخواست کی گئی کہ محکمہ کسٹمز ان کمرشل امپورٹرز کی درآمد شدہ کنسائمنٹس کو بغور چیک کرے تاکہ کوئی بھی کمرشل امپورٹر محکمہ کسٹمز کو دھوکہ دیتے ہوئے صابن کے یہ خام مال انڈر انوائس اور مس ڈیکلیئر کرتے ہوئے گرین چینل سے کلیئر نہ کرا سکے۔ بعدازاں ایسوسی ایشن کے علم میں آیا کہ ان خام مال کی کنسائمنٹس ماڈل کسٹم کلکٹریٹ ایسٹ اور ویسٹ سے کلیئر ہو رہی ہیں لہذا مورخہ 14 مئی 2022ء کو کلکٹر آف کسٹم ایم سی سی اپریزمنٹ ایسٹ اور کلکٹر آف کسٹم ایم سی سی اپریزمنٹ ویسٹ کو لیٹرز ارسال کئے گئے۔ان لیٹرز کی کاپیاں ممبر کسٹمز FBR اور چیف کلکٹر آف کسٹمز اپریزمنٹ ساؤتھ کو بھی بھیجی گئیں۔ان لیٹرز کے ہمراہ بھی کسٹم ڈیٹا کی کاپی منسلک کی گئی اور ان کو آگاہ کیا گیا کہ کمرشل امپورٹرز کی یہ سازش کسٹم لیب اور اسسنگ آفیسر کو دھوکہ دے کر کی جارہی ہے جس کے باعث حکومت کو ریونیو کی مد میں اب تک 100 ملین کا نقصان ہو چکا ہے، نیز مقامی سوپ انڈسٹری بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ مذکورہ لیٹرز میں محکمہ کسٹمز کو آگاہ کیا گیا کہ اگر ہماری ایسوسی ایشن کے ٹیکنیکل اسٹاف کو کنسائمنٹس کا سیمپل مہیا کیا جائے تو وہ کارگو کی اصل حقیقت بتا سکتا ہے۔

ہماری ایسوسی ایشن نے اس ضمن میں تیسرا لیٹر ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن کو مورخہ 19 مئی 2022ء کوارسال کیا جس میں ان سے درخواست کی گئی کہ محکمہ کسٹمز کی موجودہ ویلیوایشن رولنگ نمبر 1558/2021 بتاریخ 22 اکتوبر 2021ء جس میں صابن کے بہت سے خام مال کی ویلیودی گئی ہے جیسے پام فیٹی ایسڈ ڈیسٹلیٹ، پام ایسڈ آئل، مکسچر آف فیٹی ایسڈ، ریزیڈیو آف فیٹی سبسٹینس، سوپ اینڈ گم اسٹاک، سلج آف سوپ اسٹاک، پچ آئل، الکالین ریزیڈیو اور ان ایڈیبل اینیمل اور وجیٹیبل آئل اینڈ فیٹس، ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن سے درخواست کی گئی کہ ریزیڈیو ویکس آئل پی سی ٹی نمبر 3404-9090 اور 3824.9999 کو اسی ویلیوایشن رولنگ میں شامل کیا جائے تاکہ کمرشل امپورٹرز کی اس مس ڈیکلریشن اور انڈر انوائسنگ کو روکا جائے اور 1200 $US سے لے کر 1400 $US کا خام مال 300 $US پر کلیئر نہ ہو سکے۔ ایسوسی ایشن نے اس لیٹر کے ہمراہ سابقہ خطوط کی کاپیاں اور Palm Oil Refines Association of Malaysia پورم (PORAM) کا چارٹ بھی منسلک کیا۔ محکمہ کسٹمز کے مختلف ڈپارٹمنٹس کوارسال کیئے گئے خطوط، ان میں دیئے گئے اعداد وشمار اور حقائق کو پڑھ کر محکمہ کسٹمز کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ چند کمرشل امپورٹرز جو انڈر انوائس اور مس ڈیکلیئر کرتے ہوئے ریزیڈیو ویکس آئل امپورٹ کر رہے ہیں، اس سے حکومتی خزانے اور مقامی انڈسٹری کو کس قدر نقصان ہو رہا ہے، تاہم محکمہ کسٹمز کی جانب سے تا حال کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

صابن کی درآمد کو ممنوعہ اشیاء کی فہرست میں شامل کرنے کی درخواست

Request to add Soap in the list of banned items

گزشتہ دنوں ہماری ایسوسی ایشن نے سیکریٹری کامرس، منسٹری آف کامرس اسلام آباد کو ایک لیٹر ارسال کیا۔ اس لیٹر میں سب سے پہلے سوپ ایسوسی ایشن کا مختصر تعارف، اہمیت اور ملکی معیشت میں اہم کردار کی بابت تذکرہ کیا گیا کہ یہ ایسوسی ایشن بہت پرانی ہے، اس کا قیام 1968ء میں ہوا تھا۔ اس ایسوسی ایشن میں تقریباً 166 ممبران، جس میں ملٹی نیشنل ممبران جیسے یونی لیور، پراکٹر اینڈ گیمبل، کولگیٹ پامولیو، ریکٹ اینڈ بینکسر اور IFFCO وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ نیشنل کمپنیوں کے گروپ جیسے کہ نور، زل لمیٹڈ، وائٹل، ٹریٹ، اظہر، صوفی، پراچہ کمانڈر سوپ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ SME سیکٹر میں بھی بہت سی کمپنیاں صابن ڈٹرجنٹ، ہینڈ سینیٹائزر کے علاوہ روزمرہ استعمال کی دیگر مصنوعات بناتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کووڈ 19 کے دوران ہماری انڈسٹری نے پورے ملک کے عوام کی صحت کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ دریں اثناء اس ایسوسی ایشن میں بہت سی اولیوکیمیکل کمپنیاں بھی شامل ہیں جیسے Sitara، Nimir اور Gamalux جو بہت بڑی مقدار میں سوپ نوڈلز بناتی ہیں، یہ کمپنیاں نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کرتی ہیں بلکہ بہت سے ممالک کو سوپ نوڈلز ایکسپورٹ بھی کرتی ہیں۔ مذکورہ لیٹر میں اس امر کی وضاحت بھی کی گئی کہ صابن کے مقامی صنعت کار تقریباً 4 لاکھ ٹن ٹائلٹ سوپ بناتے ہیں جبکہ ملکی ڈیمانڈ 150,000 سے 175,000 ٹن سالانہ ہے۔ ان حقائق کے علاوہ اس ملک میں ٹائلٹ سوپ مینوفیکچرنگ کرنے والے بہت سے تھرڈ پارٹی مینوفیکچررز بھی موجود ہیں جو امپورٹڈ پلانٹ کی مدد سے بین الاقوامی معیار کا صابن بناتے ہیں۔ یہ تمام صابن ساز ٹائلٹ سوپ کے علاوہ لانڈری سوپ بہت بڑی مقدار میں بناتے ہیں جو ملکی ضروریات کو بخوبی پورا کرتے ہیں اور لانڈری سوپ بہت سے افریقی ممالک اور افغانستان کو ایکسپورٹ بھی کیا جاتا ہے۔

لیٹر کے آخر میں درخواست کی گئی کہ ایچ ایس کوڈ 3401.2000 / 3401.1100 صابن کی تمام مصنوعات کو ایس آر او 598(I)2022 بتاریخ 19-05-2022 کے تحت صابن کی غیر ضروری درآمد کو روکا جائے اور صابن کو Banned Items کی فہرست میں شامل کیا جائے۔